Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:26, Issue:1, 2021; pp. 102-118

ہندومت کی کتب میں نبی اکرم ﷺ کے متعلق بشارات: اردو ادبِ سیرت کی روشنی میں

Good Tidings about Prophet Muhammad (S.A.W) in Hinduism books- (In the light of Urdu Seerah Literature

Muazzam Mahmood *(corresponding author)*
PhD Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore, Pakistan
Email: muazzam.mahmood@gmail.com

Dr. Muhammad Abdullah Saleh
Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore, Pakistan

KEYWORDS

Basharat,Hinduism, Paraan , Upunshud, Vedas

Date of Publication:
26-06-2021

ABSTRACT

Islam is a Din in line with nature and the Holy Quran gives direction in all means of life whether it relates to social, politics, economics, religion, culture, entertainment, foods, dresses, human health etc. The Holy Prophet Hazrat Muhammad (S.A.W) presented Himself as a practical example for whole mankind. He is the final ambassador of this prophetic chain from Allah Almighty. He is the prophet (S.A.W) who was described in detail in revealed religions. The question is that either the description of Prophet Muhammad (S.A.W) can we find in non-revealed religion, particular Hinduism? And what is the manuscript about Prophet Muhammad in Vedas, Upunshud and Paraan? So, it should be remembered that except of Bible, The Vedas, Upunshud and Paraan had an explicit narration about Prophet Muhammad (S.A.W) and some realistic Hindu scholars admit it. In this article, the description of Hinduism texts about our beloved Prophet Muhammad (S.A.W) has been narrated and analysed in the light os Urdu seerat literature. The effort is made to prove, in this article, the description of these texts is for the prophet named Muhammad (S.A.W).

تعارف موضوع

حضرت محمد ﷺ تاریخ انسانیت کی وہ واحد ہستی ہیں جن کا ذکر دنیا کی تمام بڑے مذاہب کی کتابوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کے متعلق یہودیت، مسیحیت ہندومت، بدھ مت اور زرتشتیت وغیرہ کی مقدس کتابوں میں بھی آپ ﷺ کے متعلق بہت سی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ یہ پیشین گوئیاں ایسے واضح الفاظ اور صریح مضامین پر مشتمل ہیں کہ ان کا مصداق پیغمبر اسلام ﷺ کو ٹھہرانا صرف مسلمانوں ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ ان کتابوں پر ایمان رکھنے والے علماء، احبار اور پنڈتوں میں سے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کا حوصلہ عطا فرمایا ہے ان کی ایک بڑی تعداد کا اعتراف ہے کہ ان کے مصداق صرف پیغمبر اسلام ﷺ ہی ہوسکتے ہیں۔ البتہ انہی مذاہب کے بعض لوگوں نے ان پیشین گوئیوں کے متعلق مختلف تاویلات کی ہیں اور بعض کی استنادی حیثیت کا صریح انکار بھی کیا ہے جن کے بارے میں اہل اسلام کا کہنا ہے کہ یہ ان اہل مذاہب کا عناد ہے جس کی بنا پر انہوں نے قبولِ حق سے انکار کیا ہے۔ اس مضمون میں بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ہندومت کی مقدس کتب میں بیان کردہ پیشین گوئیوں کے مصداق حضور ﷺ ہی کی ذاتِ گرامی ہے یا ان کا مصداق آپ ﷺ کا ہونا محض مسلمانوں کا ہی دعویٰ ہے؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

برصغیر پاک و ہند میں سیرت پر مختلف ادوار میں مختلف رجحانات پر بہت کچھ لکھا گیا لیکن انیسویں اور بیسویں صدی میں انگریزوں کے استعماری غلبے اور عیسائی مشنریوں کی آمد سے عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہبِ کے اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ پر اعتراضات سے مسلمانوں کے اندر مطالعہ مذاہب کی جو روایت سامنے آئی اس کے اثرات بہت نمایاں ہوئے۔ مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ کرکے بے شمار مصنفین نے اس پر بہت کچھ لکھا۔ سیرت پر تقابلی مطالعہ کی روایت پر جن لوگوں نے کام کیا ان میں آل حسن موہانیؒ (م ۱۸۷۲ء) نے ''میزان الحق'' کے جواب میں ''الاستفسار'' لکھی جس میں آپ نے ۱۸ اعتراضات کا علمی و تحقیقی جواب دیا۔ سرسید احمد خاں (م ۱۸۹۸ء) نے ''خطباتِ احمدیہ'' لکھی جس میں انہوں نے ولیم میور (م ۱۹۰۵) کی کتاب ''The Life of Mohmet'' کا جواب دیا۔ علامہ شبلی نعمانیؒ (م ۱۹۱۴ء) اور سید سلمان ندویؒ (م ۱۹۵۳ء) نے ''سیرۃ النبی ﷺ'' لکھی جس میں سیرت کے بے شمار مخفی گوشوں کو نمایاں کیا گیا اور نبی ﷺ پر اٹھنے والے اعتراضات کا علمی و تحقیقی جواب دیا ہے۔ قاضی محمد سلمان منصورپوریؒ (م ۱۹۳۰ء) کی سیرت پر کتاب ''رحمۃ للعالمین'' ہے جس پر انہوں نے اسلام

اور نبی ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کو علمی و تحقیقی انداز میں مکمل رد کیا ہے۔ فرحان ولایت بٹ نے "ذکر رحمۃ اللعالمین، محمد ﷺ قبل از اسلام کی مذہبی و الہامی کتب میں" میں کتاب کے نو حصے بنائے ہیں جن میں نشاندہی کی کہ ہندو، گوتم بدھ، پارسی مذاہب کی کتب اور بائبل کے مختلف حصوں میں کہاں کہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر حقانی میاں قادری نے "بعثتِ نبوی ﷺ کی پیشینگوئیاں، ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں" میں اور محمد سرور فاروقی ندوی نے "حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں" میں بھی بشاراتِ نبوی ﷺ کا تذکرہ کیا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے "اسلام اور ہندومت" میں جہاں مشترکات اور اختلافات کا ذکر کیا ہے، اس کے ساتھ ان جگہوں کا تعین بھی کیا ہے کہ جہاں پر کتبِ ہندو میں نبی اکرم ﷺ کے متعلق بشارات دی گئی ہیں۔ برصغیر میں عمومی طور پر مطالعہ مذاہب پر تو بہت کام ہوا اور اسی طرح برصغیر کے اردو ادبِ سیرت میں بھی مطالعہ مذاہب کی بھرپور روایت موجود ہے۔ تاہم اس سارے مواد کے تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ اور اس کے اثرات پر کام نہیں ہو سکا۔ پیش نظر آرٹیکل میں ہندومت کی بڑی کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کے متعلق جو خوشخبریاں اور بشارات درج کی گئی ہیں، ان کا بیان اور تجزیہ کیا جائے گا۔

ہندومت کی مذہبی کتب

سب سے پہلے ہندومت کی کتب مقدسہ پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں۔ ہندومت کی کتب تین اقسام پر مشتمل ہیں: ☆ پہلی قسم "وید" ہیں۔ وید چار ہیں: رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید اور اتھر وید۔ ☆ دوسری قسم "اپنشد" ہیں۔ ☆ تیسری قسم "پران" ہیں۔ اس قسم میں کلکی پران، بھوشیہ پران اور بھاگوت پران قابل ذکر ہیں۔ تینوں ہی اقسام کی کتب ہندوؤں کے مقدسات میں داخل ہیں لیکن ان میں ترتیب یہ ہے کہ اکثر ہندوؤں کے ہاں "وید" سب سے زیادہ مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اپنشدوں کا درجہ ہے اور پھر تیسرا درجہ پرانوں کا ہے۔ بعض پنڈت اپنشدوں کو وید سے بڑا درجہ دیتے ہیں۔[1] چاروں ویدوں کے متعلق ایک بات تو طے ہے کہ انتہائی قدیم زمانے کی ہیں اور اسی وجہ سے حتمی طور نہ ان کے وجود میں آنے کا مقام متعین کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کے زمانے کا فیصلہ کیا جاسکتا۔ چنانچہ سوامی دیانند کا تو دعویٰ ہے کہ یہ لاکھوں برس پرانی ہیں جبکہ دیگر مفکرین کے مطابق ان کا زمانہ 4000 سال قبل کا ہے۔ البتہ زمانے کے اعتبار سے رگ وید اور یجر وید سب سے قدیم سمجھی جاتی ہیں اور اتھر وید سب سے بعد کے زمانے کی مانی جاتی ہے۔ "سام وید" برہمنوں کے خیال میں باقی ویدوں سے اونچا درجہ

رکھتی ہے۔ "سام" کا مطلب ہے خاموشی، سنجیدگی۔ "رگ وید" کا انداز یہ ہے کہ وہ کسی مقدس شخصیت (عموماً دیوتا اور کبھی کبھی انسان) کو منتخب کر کے اسے ایک یا چند بار مخاطب یا ذکر کرتی ہے، اس کے اوصاف اور خوبیاں بیان کرتی ہے اور کبھی کبھی مصائب اور مشکلات کے دفعیہ کے لیے اسے پکارتی بھی ہے۔ یہ ذکر و خطاب کبھی لمبا اور منتروں کے پورے مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی مختصر ہوتا ہے اور ایک دو منتر پر ختم ہو جاتا ہے۔ ہم ان ویدوں میں سے "سام وید" اور "اتھر وید" میں موجود پیشین گوئیاں زیر بحث لائیں گے۔

سام وید میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشین گوئی

سام وید میں درج ذیل پیشین گوئی موجود ہے:"احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو اس کے خدا نے دائمی قوانین عطا فرمائے۔ وہ عقلمندیوں سے بھری پڑی ہے۔ میں نے ان سے روشنی پائی جیسے سورج سے روشنی پائی جاتی ہے۔"(سام وید: کتاب11، باب6، آیت8)[2] اس پیشین گوئی میں درج ذیل باتیں قابل غور ہیں:☆ اس پیشین گوئی میں تصدیق کی گئی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی احمد ہے تاہم احمد ایک عربی لفظ ہے۔ ☆پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائمی قوانین عطا فرمائے گئے تھے۔یعنی شرع شریف۔ ☆رشی شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے منور ہوا تھا۔ ☆اس پشین گوئی کے مندرجات کی تصدیق قران کریم سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ السبا میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ [3] "اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایک رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔خوشخبری دیتا ہے اور ڈر سناتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔" ☆سام وید میں اس ایک پیشین گوئی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام مبارک ذکر کر کے آپ کے مختلف اوصاف ذکر کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:"(1) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔(2) رعد والا۔یعنی بارعب۔(3) نہایت تعریف کیا گیا۔(آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسم گرامی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہی معنیٰ ہے۔)(4) اندر یعنی صاحب اقبال۔(5) قلعوں کا توڑنے والا جوان، عقیل، بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا۔(6) پتھر رکھنے والا۔(حجر اسود کے نصب کی طرف اشارہ ہے۔)(7) گڑھے کا کھودنے والا"۔(واقعہ خندق کی طرف اشارہ ہے۔)(سام وید۔حصہ دوم۔باب پنجم، فصل اول)[4] سام وید کی ان پیشین گوئیوں سے حق بالکل واضح ہو جاتا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صفات بالکل اسی طرح نمایاں ہو جاتی ہیں جس طرح اہل اسلام کی کتب سیرت میں

آپ ﷺ کی صفات کو واضح انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔ ان پیشین گوئیوں کا ایک ایک لفظ ایسا روشن ہے کہ اس کی تاویل و تحریف کرنے کا مرتکب وہی شخص ہو سکتا ہے کہ جس کی عقل پر حق تعالیٰ شانہٗ نے مہر لگا دی ہو اور حق کے قبول کرنے کے لیے اس کے ذہن کے تمام راستوں کو بالکل ہی بند کر دیا ہو۔

اتھروید میں مقدس نراشنس کا ذکر

"نراشنس" کا معنٰی ہے "قابل تعریف یا تعریف کیا ہوا انسان"۔ "نراشنس" کا ذکر چاروں ویدوں میں موجود ہے۔ یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جو در حقیقت دو لفظوں سے مل کر بنتا ہے۔ ایک لفظ "نر" جس کا معنی ہے انسان۔ اس کو لا کر یہ بتانا مقصود ہے کہ یہاں جس شخصیت کا ذکر ہو رہا ہے وہ انسانوں میں سے ہے۔ وید کی دوسری شخصیات کی طرح دیوتا (فرشتہ یا جن) نہیں ہے۔ دوسرا لفظ "اشنس" ہے۔ جس کا مطلب ہے وہ شخص جس کی کثرت سے تعریف کی جائے۔ لہٰذا نراشنس کا بعینہ وہی معنی ہوا جو لفظ "محمد" کا ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ محمد عربی لفظ ہے اور "نراشنس" سنسکرت۔ لہٰذا اسی بنا پر اہل اسلام کا دعوٰی ہے کہ یہ لفظ "محمد" (ﷺ) کا ترجمہ ہے کیونکہ آپ ﷺ کے نامِ نامی کا معنی بھی یہی ہے۔ اگر "وید" میں اس شخصیت کی مزید کوئی تفصیل نہ ہوتی، صرف یہی مبارک نام ہوتا تو یہ اس بات کو جاننے کے لئے کافی شافی تھا کہ یہ پیشین گوئی محمد ﷺ کے متعلق ہے۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ آیا اہل اسلام کا یہ دعوٰی درست ہے؟ اور کیا ان عبارات کا مصداق حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہو سکتی ہے؟ ہم یہاں تمام ویدوں کی بجائے "اتھروید" کی عبارت کا ترجمہ پیش کریں گے کیونکہ "نراشنس" کا سب سے تفصیلی ذکر "اتھروید" ہی میں کیا گیا ہے۔ یہ کل چودہ منتر ہیں۔ جو اتھروید: کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷ منتر ا تا ۱۴ پر مشتمل ہیں۔ یہاں ان منتروں کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ طوالت سے بچنے کی غرض سے ہم ہر منتر کی وضاحت ساتھ ہی بین القوسین کر دیں گے: "(1) لوگو! احترام سے سنو! نراشنس کی تعریف کی جائے گی۔ (حضور ﷺ سے بڑھ دنیا میں کوئی شخصیت ہے جس کی آپ سے زیادہ تعریف کی گئی ہو؟ محمد ﷺ کی کس قدر تعریف کی گئی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مدح و ثناء میں لکھی گئی کتابیں کس قدر ہیں اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں۔ مسلمان تو مسلمان مختلف مذاہب کے غیر مسلموں نے بھی آپ ﷺ کی مدح و تعریف میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ خود اپنے دین و مذہب کے نبیؑ کے بارے میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں لکھا۔ موسیٰ علیہ السلام سے ان کے عظیم احسانات کے باوجود یہودیوں

کو ہمیشہ شکایت ہی رہی ہے۔ عیسائیوں کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کے چند معجزات، چند تمثیلوں، چند تلخ و ترش بیانات، صلیب پر چڑھنے اور آسمان پر جانے کے موہوم واقعات کے سوا کچھ نہیں۔ جن میں تعریف کم اور توہین کا پہلو زیادہ نکلتا ہے۔ ہندوؤں کی شخصیات اور بھی زیادہ پردے میں ہیں۔ پھر ان پر صحیح غلط جو کچھ وہ خامہ فرسائی کر سکے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی کی گئی تعریف کے مقابل میں ایسے ہی ہے جیسے سمندر کے مقابل میں قطرہ۔) "ہم اس مہاجر یا امن کے علمبردار کو ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے۔"(ہجرت کی تمام قبائل آپ ﷺ کو قتل کرنے پر متفق ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کے درمیان محفوظ فرمایا۔ اس وقت مکہ کی آبادی ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔) (2)اس کی سواری اونٹ ہو گا اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی۔(اس کی صداقت بالکل واضح ہے۔)اس کا درجہ اتنا بلند اور اس کی سواری اتنی تیز ہو گی کہ وہ آسمان کو چھوئے گی۔ پھر اتر آئے گی۔ (براق اور معراج کی طرف اشارہ ہے۔)(3)اس نے "مامح" رشی کو سو اشرفیاں، دس ہار، تین سو گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں۔(مامح ہندوستان کے کسی بھی رشی کا نام نہیں تھا۔ یہ "ماح" سے ماخوذ ہے جس کا معنی بہت زیادہ عزت والا۔100 اشرفیاں حضور ﷺ کے مکہ کے صحابہ ہیں۔ دس ہار عشرہ مبشرہ۔ 300 گھوڑے غزوۂ بدر کے جاں نثار ہیں۔اور دس ہزار گائے کا مصداق فتح مکہ موقع پر موجود صحابہ ہیں۔) (4)تبلیغ کر اے احمد! تبلیغ کر جیسے چڑیاں پکے ہوئے پل والے درخت پر چہچہاتی ہیں۔ تیری زبان اور تیرے دونوں ہونٹ قینچی کے دونوں پھلوں کی طرح چلے ہیں۔(5)حمد کرنے والے اپنی حمدوں کے ساتھ یا نمازی اپنی نمازوں کے ساتھ طاقتور سانڈ کی طرح جنگ میں جاتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے گھروں میں یوں مامون رہتی ہے جیسے گائے اپنے مکانوں میں۔(6)اے احمد! اس کلام حکیم کو مضبوطی سے پکڑا کہ یہ گایوں اور بالوں کی اساس ہے اور اسے متقیوں تک پہنچا۔ جیسے بہادر نشانے پر تیر مارتا ہے۔(کلام حکیم قرآن کریم ہے۔)(7)وہ دنیا کا سردار جو دیوتا ہے، سب سے افضل انسان ہے۔ سارے لوگوں کا رہنما اور سب قوموں میں معروف ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین تعریف و ثنا گاؤ۔(یہ سب باتیں حضور ﷺ پر صادق آتی ہیں۔)(8)اس شہرت یافتہ شخص نے گھر کی تعمیر کے دوران حکومت یا عدالت ہاتھ لیتے ہی ہر جانب امن و شانتی قائم کر دی اور یہ بات ہر شوہر اپنی بیوی سے ذکر کر رہا تھا۔(کعبہ کی تعمیر کا معاملہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں لیتے ہی لڑائی کا خطرہ ٹل گیا۔)(9)اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں ایک بیوی اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ میں آپ کے لئے کیا لاؤں؟ دہی؟ لسی؟ یا کوئی اور نشاط انگیز

مشروب؟ (آپ ﷺ کے قائم کیے ہوئے امن کی طرف اشارہ ہے۔)(10) ایک پکا ہوا (Barley) جو گڑھے سے نکل کر آسان تک جاتا ہے۔ اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں انسان تقوی اور خیر کے اندر ترقی کرتا ہے۔ (11) اللہ نے احمد کو جگایا کہ اٹھ! اور یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا اور میری بڑائی کر، یقیناً میں ہی غالب ہوں۔ میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا۔ (12) یہاں اے گایو! یہاں اے گھوڑو! یہاں اے انسانو! ترقی کرو اور بڑھو کیونکہ فقیروں کا سہارا اور ہزاروں کی خیرات کرنے والا یہاں بیٹھا ہے۔ (13) نہیں اے غالب رب! یہ گائیں ہلاک نہ ہوں اور ان کا چرواہا ہلاک نہ ہو اور اے غالب رب! ان کے دشمن اور ڈاکو ان پر غلبہ نہ پائیں۔ (14) ہم تعریفی کلمات اور نہایت عمدہ کلام سے بڑے ادب کے ساتھ ایک بہادر کے گن گاتے ہیں۔ تو خوشی سے مارے گیت قبول فرما۔ تاکہ ہم کبھی بھی ہلاکت یا خسارے میں نہ رہیں۔" (اتھرو وید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷ منترا تا14)[5] درج بالا سطور میں ان پیشین گوئیوں کی نہایت مختصر وضاحت سے بھی صاف طور پر سمجھا جاسکتا ہے کہ ان پیشین گوئیوں کا مصداق صرف رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ لہٰذا اسلام کا یہ یقین ہے کہ ان منتروں میں محمد رسول اللہ ﷺ ہی کے متعلق پیشین گوئی کی گئی ہے۔

اپنشدوں میں محمد ﷺ کا ذکر

اپنشد در اصل وید کا اختتامیہ یا اس کا آخری حصہ ہیں۔ اسی لیے لفظ "ویدانت" سے مراد اپنشد ہی لیے جاتے ہیں جس کا معنی ہے: "وید کا اختتام"۔ لفظ "اپنشد" کی حقیقت یہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ "اوپا" ہے جس کا معنی ہے: نزدیک۔ دوسرا حصہ "نی" ہے جس کا معنی ہے: نیچے۔ تیسرا "شاد" ہے جس کا معنی ہے: بیٹھنا۔ اس طرح "اپنشد" کا معنیٰ ہوا: "طالب علموں کے گروہ کا اپنے استاد کے قریب بیٹھنا۔" اپنشدوں کی کل تعداد 220 ہے لیکن ہندوستانی روایات نے انہیں 108 تک محدود کیا ہوا ہے۔ اپنشد مستند اور معتبر ہونے کے لحاظ سے ویدوں کے بعد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن بعض ہندو لیڈروں کا دعوی ہے کہ وہ ان کا درجہ ویدوں سے پہلے ہے۔ برہمو سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے نے اس کی پر زور حمایت کی ہے۔ مشہور فلسفی پنڈت رادھا کرشنن (جو بعد میں بھارت کے صدر منتخب ہو گئے تھے) اپنی "فلاسفی آف اپنشد" میں لکھتے ہیں: "ہمیں اپنشدوں میں سمہیتا (وید) پر ایک گونہ سبقت نظر آتی ہے۔ ان میں سچائیوں پر بھی اتنے اشارات اور خدا کے بارے میں اتنی شہادتیں ملتی ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی وہ کچھ پا سکتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے۔ چنانچہ اپنشدوں نے اپنے دعوے کے بارے میں خود یہ الفاظ لکھے ہیں: "ایک

سربراہِ قبیلہ شانک آگراز کے پاس آیا اور پوچھا: وہ کیا چیز ہے اگر آدمی اس کے بارے میں علم رکھتا ہو تو اس کے بعد اسے ہر چیز کے بارے میں علم حاصل ہو جاتا ہے؟ آگراز نے اسے بتایا کہ اس کے لیے دو قسم کے علموں کی ضرورت ہوتی ہے۔ علمِ اعلیٰ بھی ضروری ہے اور علم تحتانی (LOWER KNOWLEDGE) بھی۔ موخر الذکر علم سے مراد رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید ہیں۔ لیکن علم اعلیٰ وہ علم ہے جس کے ذریعہ اکشر (نجاتِ اخروی) کے ذرائع معلوم کیے جاسکتے ہیں۔"[6] یہاں اپنشد کی مراد یہ ہے کہ اکشر کا علم رگ وید اور دوسرے ویدوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور رگ وید خود اعلان کرتا ہے کہ جو انسان اس اکشر کو نہیں جانتا رگ وید سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اپنشدوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اکشر کا علم اعلیٰ تر کے علم یعنی خداوند تعالیٰ کے علم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ نگیندر ناتھ باسو کی مرتبہ انسائیکلوپیڈیا کی دوسری جلد میں خدا اور محمد ﷺ کے بارے میں کچھ اشلوک اپنشدوں سے دیے گئے ہیں جو اسلام کی تعلیمات سے لفظ بہ لفظ ہم آہنگ ہیں۔ ان میں سے ایک کا ترجمہ یہ ہے: "اللہ بدی کا خاتمہ کرنے والا ہے اور محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں۔"[7] اس مختصر سی پیشن گوئی میں محمد ﷺ کا نامِ نامی صراحتاً ذکر کر دیا گیا ہے جو آپ ﷺ کے مصداق ہونے کی صریح دلیل ہے۔

"کلکی پران" میں بعثت نبویؐ کی پیشین گوئی

ہندوؤں کی مشہور کتاب "کلکی پران" کے بارھویں باب میں حسب ذیل پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کے متعلق موجود ہے: "جگت گرو وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہو گا۔ اس کی پیدائش 12 بیساکھ پیر کے دن سورج نکلنے سے دو گھڑی بعد ہو گی۔ اس کا پِتا اس کے پیدا ہونے سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا۔ اس کی ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ جگت گرو کی سلمل دیپ شہزادی سے شادی ہو گی۔ شادی کے موقع پر اس کا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔ ایک غار میں پرسرام اسے تعلیم دے گا۔ اور جس وقت سلمل دیپ میں اپنے شہر سمبالا میں آئے گا وہ اپنی تعلیم کا پرچار شروع کر دے گا۔ جس پر اس کے عزیز واقارب سخت ناراض ہوں گے۔ ان مصائب سے تنگ آکر وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف بھاگ جائے گا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اسی شہر میں وہ تلوار لے کر آئے گا اور تمام ملک فتح کرے گا۔ (کلکی پران: ادھیائے 2، اشلوک 15) جگت گرو کے پاس ایک گھوڑا ہو گا جس میں بجلی سے زیادہ پھرتی ہو گی جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کرے گا۔" (بھاگوت پران: اسکنڈ 12، ادھیائے 2، اشلوک 19، 20)[8] مذکورہ بالا پیشین گوئی کے الفاظ کا بغور جائزہ لیا

جائے تو اس کا مصداق بالکل ہی واضح ہو جاتا ہے۔ بیساکھ ہندی کا مشہور مہینہ ہے جو اب بھی ہندی کیلنڈروں میں رائج ہے۔ ہندی کیلنڈر کے مطابق حضور ﷺ کی پیدائش کا دن 12 بیساکھ بروز دوشنبہ ہے۔ "اس کا پتا اس کے پیدا ہونے سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا۔ اس کی ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔" آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد کی وفات ہو گئی، نیز آپ ﷺ کی والدہ کی وفات بھی جلد ہوئی۔ "سملل دیپ کی شہزادی سے شادی ہو گی۔" سملل دیپ جزیرۃ العرب اور کنعان یعنی فلسطین کو کہا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ کنعان میں ان صفات سے متصف کوئی انسان نہیں پایا گیا لہٰذا اس سے مراد جزیرۃ العرب ہی ہو گا۔ حضرت خدیجہ قریشی خاتون تھیں اور قریش کو عرب میں سرداری حاصل تھی اس لیے شہزدی سے آپ ہی مراد ہوئیں۔ " شادی کے موقع پر اس کا ایک چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔" آپ ﷺ کی شادی کا فریضہ آپ کے چچا ابوطالب نے سرانجام دیا۔ اس لیے آپ کی شادی کے موقع پر آپ کے چچا اور ان کے تین بیٹے جعفر، طالب اور عقیل ہی موجود تھے۔" ایک غار میں "پرسرام" اسے تعلیم دے گا۔" پرسرام ہندوؤں کے نظریے کے مطابق ایک فرشتے کا نام ہے جس کا کام کفار اور ملحدین لوگوں پر عذاب لانا ہے۔[9] دلچسپ بات یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کے ہاں بھی یہ کام جس فرشتے کا ہے، اس کا نام جبریلؑ ہے۔ حضور ﷺ کو غار میں جبریل امینؑ نے ہی تعلیم دی۔" اس کے عزیز واقارب سخت ناراض ہوں گے۔ ان مصائب سے تنگ آکر وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف بھاگ جائے گا۔" حضور ﷺ پر اس پیشین گوئی کی مطابقت سورج کی طرح روشن ہے۔ آپ ﷺ نے وحی آنے کے بعد اپنے شہر مکہ مکرمہ میں جو کہ "شنبل گرام" ہے اور سملل دیپ (جزیرۃ العرب) میں واقع ہے، اپنی دعوت شروع کی۔ وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور تکلفیں پہنچائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجبور ہو کر مدینہ منورہ ہجرت کی۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے شمال کی طرف چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس لیے یہ پیشین گوئی بعینہٖ آپ ﷺ پر صادق آتی ہے۔ "کچھ عرصہ کے بعد اسی شہر میں وہ تلوار لے کر آئے گا اور تمام ملک فتح کرے گا۔" حضور ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو مکہ کے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ لڑائیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ آپ ہجرت کے آٹھویں سال تلوار اور لشکر لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اسے فتح کر کے اس پر اللہ کا حکم نافذ کیا۔" جگت گرو کے پاس ایک گھوڑا ہو گا جس میں بجلی سے زیادہ پھرتی ہو گی جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کرے گا۔" یہ اسراء اور معراج کا واقعہ کا بیان ہے جس میں آپ ﷺ کو براق دیا گیا جو قد

و قامت میں گھوڑے سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ اور اس پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا سفر کیا اور پھر آسمانوں کی سیر کی۔ غرض یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک پیراگراف میں حضور ﷺ کی زندگی کو سمو دیا گیا ہے۔ اور سادہ سے الفاظ میں ایک تصویر بنا کر سامنے رکھ دی گئی ہے تاکہ دیکھنے والا دیکھتے ہی یقین کرلے اور سننے والے کے لیے انکار کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ اس کتاب کی اس تفصیلی پیشین گوئی کو پڑھنے والے اور اسے سچا ماننے والوں کے پاس دو ہی راستے ہیں: یا تو حضور ﷺ کے جیسا کوئی اور شخص لا کر دکھا دیں جو اس پیشین گوئی کا مصداق بن سکے (ایں خیال است و محال است و جنوں) اور یا پھر عناد کو چھوڑ کر حضور ﷺ کو اس کا مصداق مانتے ہوئے سچائی کا اعتراف کریں اور اپنی عاقبت پر منڈلاتے ہوئے سیاہ بادلوں کو چھٹنے کا موقع فراہم کریں۔

"بھوشیہ پران" میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے متعلق پیشین گوئیاں

"پرانوں" میں ایک مقدس کتاب "بھوشیہ پران" ہے۔ اس کتاب کا ہندو مت کی کتب میں ایسا رتبہ ہے کہ ہندو اسے کلامِ الٰہی تصور کرتے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ "مہارشی ویاس" نے محض اس کتاب کو مرتب کیا تھا جبکہ اس کا حقیقی مصنف بذاتِ خود خدا ہے۔ اس کتاب سے دو پیشین گوئیاں درج ذیل سطور میں نقل کی جاتی ہیں:

پہلی پیشین گوئی "بھوشیہ پران" کا ایک حصہ "پرتی سرگ" ہے جس میں درج ایک پیشین گوئی یوں ہے: "ایک اور ملک میں ایک پیغمبر آئیں گے اور ان کے ساتھی (صحابہ) ہوں گے ان کا نام محمدؐ ہو گا اور وہ ایک ریگستانی ملک میں ظاہر ہوں گے۔" (بھوشیہ پران: پرو3، کھنڈ3، ادھیائے3، اشلوک5)[10] ☆ اسی پیشین گوئی کو ابن اکبر الاعظمی نے درج ذیل الفاظ میں تفصیلاً نقل کیا ہے: "اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک غیر آریہ روحانی معلم جو محامد (محمد) کے نام سے معروف ہے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔ اس عرب کے رہنے والے عظیم مقدس شخص کی صمیم دل سے تعظیم کے لئے راجہ بھوج اٹھا۔ اور گنگا کے پانی اور پانچوں پاک کرنے والی چیزوں سے اسے غسل دیا۔ اور اس کے آگے صندل وغیرہ کے ہدیے پیش کیے۔ اور اس سے راجہ بھوج نے کہا: آپ پر سلام اے نسل انسانی کے فخر! اے سرزمین عرب کے رہنے والے اور اے شیطانوں کو مارنے کے لئے بات کی قوت دینے والے![11] ان الفاظ میں محمد ﷺ کی بڑی واضح بشارت ہے۔ اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ ان میں جو باتیں کی گئی ہیں وہ کسی اور

پر فٹ ہی نہیں آسکتیں۔ چنانچہ (1) یہاں محمد ﷺ نام بتایا گیا ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور نبی کا نام نہیں۔ یہ نام منتر ۱۴ اور ۱۸ میں بھی آیا ہے۔ (2) بتایا گیا ہے کہ وہ آریہ نہ ہو گا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ ہندوستان سے بھی نہ ہو گا۔ (3) پھر بتایا گیا ہے کہ وہ ملک عرب سے ہو گا اور ملک عرب سے صرف محمد ﷺ ہوئے ہیں۔ (4) آپ ﷺ کی یہ خصوصیت بھی بتائی گئی ہے کہ آپ گنگا اور ہندو عقیدے کے مطابق پانچ پاک کرنے والی چیزوں کے ذریعہ پاک وصاف کیے ہوئے ہوں گے۔ ہندو عقیدے کے مطابق آپ گنگا سے غسل کر لیں تو تمام گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔ لیکن ملک عرب میں گنگا نہیں ہے۔ اس لئے مراد محض مجازی ہیں۔ یعنی آپ گناہوں سے یوں پاک صاف ہوں گے جیسے کسی نے گنگا میں غسل کیا ہو۔ بہر حال محمد نے ہر طرح کے گناہ اور عیوب سے پاک صاف تھے۔ (5) اس کی یہ خصوصیت بھی بتائی گئی ہے کہ وہ شیطانوں کو مارنے کے لئے پوری قوت دے گا۔ شیطان جسمانی قوت سے نہیں مارے جاتے ہیں۔ اور محمد ﷺ نے بہت سی قرآنی آیات اور بہت سے اوراد وظائف دیے ہیں جن سے شیطان مارے جاسکتے ہیں۔ اور ان کے وساوس کو مارنے کے لئے تو تقریباً ہر ورد اور ہر دعا کافی ہے۔ (6) اس کی خصوصیت یہ بھی ہو گی کہ وہ فخر نسل انسانی ہو گا۔ اور محمد ﷺ پر یہ بات اس طرح فٹ آتی ہے کہ بقول ابو الطیب المتنبی:

مضت الدهوروما أ تين بمثله ولقد أتى فعجزن عن نظرائه

زمانے گزر گئے اور آپ کا مثل نہ لاسکے۔ اور آپ آئے تو آپ جیسا لانے سے عاجز رہے۔"[12]

یہ ایسی واضح پیشین گوئی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کے علاوہ "محمد" نام کے کسی بھی پیغمبر کا ظہورِ انسانیت سے آج تک کہیں وجود نہیں پایا گیا اور عرب سے تعلق کی قید نے تو تاویل کی رہی سہی گنجائش بھی ختم کر دی، نیز اسی پیشین گوئی میں آگے چل کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ صحابہ کرام کسی بھی پیغمبر کے ساتھ اتنے نہ تھے جتنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ہوں گے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانیت کا فخر قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود انکار کرنے والوں نے اپنے انکار کی روش کو نہیں چھوڑا۔ اسے بد قسمتی اور بربادی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اس پیشین گوئی میں راجہ بھوج کا بھی

ذکر ہے جس کے متعلق بعض لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بعثت سے 500 برس بعد کا راجہ تھا۔ اس بنیاد پر وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ چونکہ اس بادشاہ کا زمانہ حضور ﷺ کے بعد کا ہے اس لیے یہ پیشین گوئی درست نہیں ہے۔ لیکن ان کا خیال بے اصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ راجہ بھوج نامی بہت سے بادشاہ گزرے کیونکہ ایک زمانے میں یہ ہندوستان کے راجاؤں کا لقب رہا ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر ذاکر نائیک لکھتے ہیں: "یہ لوگ یہ سوچنے میں ناکام رہتے ہیں کہ راجہ بھوج نام کا محض ایک ہی راجہ موجود نہ تھا۔ جس طرح مصری حکمران فرعون کہلاتے تھے اور روم کے حکمری قیصر کہلاتے تھے بالکل اسی طرح ہندوستانی راجہ بھوج کہلاتے تھے۔ کئی ایک راجہ بھوج تھے جو کہ اس راجہ بھوج سے پہلے ہو گزرے تھے جو راجہ بھوج آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی بعثت کے 500 برس بعد کا راجہ تھا۔"[13]

دوسری پیشین گوئی

"بھوشیہ پران" ہی کے مطابق مہارشی ویاس نے پیشین گوئی کی ہے: "ملیچھ (گناہگار) نے عرب سرزمین کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے۔ اس ملک میں آریا دھرم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ان سے پہلے ایک گمراہ دوست بھی منظر عام پر آیا تھا جس کو میں نے ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ دوبارہ نمودار ہوا ہے۔ اسے ایک قوی ترین دشمن نے بھیجا ہے۔ ان دشمنوں کو صراط مستقیم سے روشناس کروانے اور ان کو رہنمائی فراہم کرنے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو میں نے برہما کا لقب دیا ہے وہ گناہ گاروں کو صراطِ مستقیم پر لانے میں مصروف ہیں۔ اے راجہ! تمہیں ان بے وقوف گناہ گاروں کی سرزمین جانے کی ضرورت نہیں۔ تم رات کو جہاں کہیں بھی ہو گے میری مہربانی کے توسط سے پاکی حاصل کرو گے۔ اس فرشتہ صفت زیرک انسان نے راجہ بھوج سے کہا کہ اے رب! تمہارا آریا دھرم اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی جھلک تمام مذاہب میں نظر آئے لیکن ایشور پرماتما کے علم کے مطابق مجھے گوشت خوروں کی اشد ضرورت ہو گی۔ میرے پیروکار ختنہ شدہ ہوں گے۔ ان کے سر پر چوٹی نہیں ہو گی۔ وہ داڑھی رکھیں گے۔ وہ اذان پڑھتے ہوئے انقلاب برپا کریں گے (صلوٰۃ کے لیے بلاول) اور تمام حلال چیزیں کھائیں گے۔ وہ جہاد کے ذریعہ پاکی اور پارسائی حاصل کریں گے وہ غیر مذہبی اقوام کے خلاف جہاد کریں گے۔ وہ مسلمان کہلائیں گے۔ میں گوشت خور قوم کے مذہب کا بانی ہوں گا۔"[14] ☆ یہ پیشین گوئی بیان کرتی ہے کہ: بدکاروں نے عرب سرزمین کو بدعنوانی میں ملوث کر دیا ہے۔ اس سرزمین پر آریا دھرما کا وجود نہیں ہے۔ اور موجودہ دشمن بھی اسی طرح تباہ ہو

جائیں گے جس طرح سابقہ دشمن مثلاً ابرہہ تباہ ہوا تھا۔ قرآن پاک اس قسم کے سابقہ شمنوں کا تذکرہ سورۃ الفیل سورۃ نمبر 105 آیت نمبر 1 تا 5 فرماتا ہے کہ: أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَٰبِ ٱلْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ [15] "اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھی ہیں کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔"

اس پیشین گوئی سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں: ☆ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ کے مخالفین کی رہنمائی کے لیے برہما کا خطاب دیا گیا ہے۔ ☆ ہندوستانی راجہ کو عرب جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ مسلمانوں کے ہندوستان پہنچنے کے بعد اس کی پاکی ہندوستان میں ہی سرانجام پا جائے گی۔ ☆ آنے والا پیغمبر آریائی مذہب کی سچائی پھیلائے گا یعنی وحدانیت، توحید۔ اور غیر اصلاح یافتہ لوگوں کی اصلاح سرانجام دے گا۔ ☆ پیغمبر کے پیروکار ختنے کروائیں گے۔ ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوگی۔ وہ داڑھی رکھیں گے اور ایک عظیم انقلاب برپا کریں گے۔ ☆ وہ اذان پڑھیں گے۔ یعنی نماز ادا کرنے کے لیے بلاوا۔ ☆ وہ محض حلال اشیاء استعمال کرے گا اور حلال جانور کھائے گا لیکن سور کا گوشت نہیں کھائے گا۔ قرآن پاک کے درج ذیل مقامات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے: إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ [16] "تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔"

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ [17] "تم پر حرام کیے گئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔" إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ [18] "تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔" ☆ وہ ہندوؤں کی طرح گھاس سے پاکی حاصل نہیں کریں گے بلکہ تلوار کے ذریعے پاکی اور پارسائی حاصل کریں گے۔ وہ غیر مذہبی لوگوں کے خلاف لڑیں گے۔ ☆ ان کو مسلمان کہہ کر پکارا جائے گا۔ ☆ وہ ایک گوشت خور قوم ہوگی۔

ان سب باتوں کا مصداق سوائے محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کے اور کون ہو سکتا ہے۔ کیا حلال جانوروں کا گوشت ہندو مذہب کے پیرو کار کھاتے ہیں؟ کیا وہ اذان پڑھتے ہیں؟ کیا جہاد میں تلوار کی کاٹ سے اپنے دامن کو رنگین کرتے ہیں؟ کیا وہ توحید پرست ہیں؟ نیز کیا یہ سب باتیں محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی بھی مذہبی رہنما اور اس کی قوم پر صادق آتی ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ ﷺ کی رسالت کو تسلیم نہ کرنا ہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

کلکی اوتار

بھوشیہ پران کی فصل "پرتی سرگ" میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایک تیسری پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اس پیشین گوئی کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے: "جو رسول "کل جگ" میں پیدا ہو گا اس کا نام سروانما ہو گا۔"[19] "انما "اس شخص کو کہتے ہیں جس کی تعریف و ثنا کی جائے۔ اور "سرو" کا معنیٰ ہے دوسروں سے زیادہ یا سب سے زیادہ۔ لہٰذا "سروانما" کا معنی ہوا جس کی دوسرے سے زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کی جائے۔ اور معلوم ہوا کہ ٹھیک یہی معنی عربی زبان کے لفظ محمد (ﷺ) کا ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ ایک سنسکرت ہے ایک عربی۔ اس کلکی اوتار کے والد اور والدہ کا نام تک بھوشیہ پران میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے: "کلکی اوتار سومتی سے پیدا ہو گا اور اس کے باپ کا نام "ویشنو ویش" ہو گا۔"[20] سومتی کا لفظی ترجمہ "آمنہ" ہے اور "ویشنو ویش کا عبد اللہ۔ اور دنیا جانتی ہے کہ محمد ﷺ کے والد کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ تھا۔ کلکی پوران، ادھیائے ۲، اشلوک ۴ میں اور بھگوت پران، سرگ ۱۲، ادھیائے ۲، اشلوک ۱۸ میں بھی آپ کے والد کا نام "ویشنو ویش (یعنی عبد اللہ) بتایا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی جائے پیدائش اور خاندان کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔ بالترتیب یہ ہیں: "کلکی اوتار شنبل گرام میں ویشنو ویش کے یہاں ان کے برہمن مہنت (دینی پیشوا) کے گھر پیدا ہو گا۔" (بھاگوت پران: اسکنڈ ۱۲، ادھیائے ۲، اشلوک ۱۸ / کلکی پوران: ادھیائے ۲، اشلوک ۴)[21] اب ان اشلوکوں میں آئے ہوئے الفاظ پر غور کیجیے۔ شنبل کے معنی امن والا اور گرام کے معنی شہر اور گاؤں۔ پس شنبل گرام کا معنی ہوا امن والا شہر اور پوری دنیا میں یہ نام اور یہ صفت صرف مکہ کی ہے۔ اسی لئے قرآن میں اس کو ''البلد الامین'' امن والا شہر کہا گیا ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اس کو اپنی ذریت سے آباد کیا تو یہی دعاء کی کہ: رب اجعل هذا البلد آمنا[22] اے پروردگار! اسے امن والا شہر بنا۔ چنانچہ یہ ایسا امن والا شہر ہوا کہ

دور جاہلیت میں بھی جب ذرا ذرا سی بات پر لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ لیتے تھے۔ یہاں اگر کوئی اپنے باپ کے قاتل کو بھی پاجاتا تو اف تک نہ کہتا تھا(یعنی معافی اور رحم دلی کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا) "وشنو" اصلا اللہ کا نام ہے۔ جب ہندوؤں میں شرک آیا تو انہوں نے اسی نام کا ایک دیوتا مان لیا۔ "ویش" غلام اور بندے کو کہتے ہیں۔ لہٰذا "ویشنوویش" کا معنی ہوا اللہ کا بندہ۔ جسے عربی میں "عبد اللہ" کہیں گے۔ یہی عبد اللہ محمد ﷺ کے والد کا نام تھا۔

حاصل کلام

درج بالا تحریر میں ہم نے اس سوال پر بحث کی ہے کہ کیا ہندوؤں کی مقدس کتب میں موجود پیشین گوئیوں کا مصداق واقعی حضور ﷺ ہی کی ذاتِ گرامی ہے؟ اور کیا ان پیشین گوئیوں کے مندرجات مسلمانوں کے اس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم س نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر ان تمام الفاظ اور ان ویدوں، اپنشدوں اور پرانوں میں موجود تمام صفات کو درست تسلیم کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ان پیشین گوئیوں کا مصداق صرف اور صرف حضور ﷺ ہی کی ذاتِ گرامی ہو سکتی ہے کیونکہ ایک تو ان میں آپ ﷺ کے نام مبارک کو بکثرت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ صفات حضور ﷺ کے علاوہ کسی شخصیت میں نہ تو پائی گئی ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کے علاوہ کسی شخصیت ان کا مصداق ہونے کے متعلق دعویٰ ہی کیا ہے۔ لہٰذا اہل اسلام کا بالکل بجا دعویٰ ہے کہ ان پیشین گوئیوں کا مصداق صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصادر و مراجع

[1] ذاکر نائیک ڈاکٹر، اسلام اور ہندومت: ایک تقابلی مطالعہ، مترجم: زاہد ملک، (زبیر پبلشرز لاہور)، ص22

[2] غلام نبی امجد، اسلام اور دنیا کے مذاہب، (مفید عام کتب خانہ لاہور، 1977ء)، ص341

[3] سبأ، 28:34

(4) یزدانی، محمد حنیف، مولانا، محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں، (مکتبہ نذیریہ ساہیوال)، ص35

(5) الاعظمی، ابن اکبر، محمد ﷺ ہندو کتابوں میں، (دار الاندلس لاہور)، ص21، 22

(6) محمد یحییٰ خان، ذکر محمد آسمانی صحیفوں میں، ص271

(7) M.A. Shrīvastav, HaḌrat Muhammad (S.A.W) in Bhartīya Dharm Garanth, p: 30

(8)یزدانی، محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں، ص35

(9)الاعظمی، محمد ﷺ ہندو کتابوں میں، ص66

(10) ذاکر نائیک، اسلام اور ہندومت ایک تقابلی مطالعہ، ص23

(11)الاعظمی، محمد ﷺ ہندو کتابوں میں، ص102

(12)ایضا، ص103

(13)ایضا

(14)ذاکر نائیک، اسلام اور ہندومت ایک تقابلی مطالعہ، ص25

(15) الفیل105:1-5

(16) البقرۃ2:173

(17) المائدۃ5:3

(18) النحل16:115

(19)الاعظمی، محمد ﷺ ہندو کتابوں میں، ص62

(20)ایضا

(21)ایضا، ص63

(22)ابراہیم، 14:35

1. Dhakir Naik, Dr., Islam Aur Hindu-Mat: Aik Takabli Mutal ʿia, (Zubair Publishers, Lahore), P: 22
2. Ghulam Nabi Amjad, Islam Aur Dunya Kay Madhahib, (Mufid Aam Kutab Khana, Lahore, 1977), p: 341
3. Saba, 34/28
4. Yazdani, Muhammad Hanif, Maulana, Muhammad Rasool llah ullah: Ghair Muslimu Ki Nazar May, (Maktaba Naziria, Sahiwal), p: 35.
5. Al-Aazmi, Ibn-ay-Akbar, Muhammad (S.A.W) Hindu Kitabo May, (Dar-ul-undlus, Lahore), p: 21-22
6. Muhammad Yahyaa Khan, Dhikray Muhammad Aasmani Sahifoo May, p: 271
7. Yazdani, Muhammad Rasool llah ullah: Ghair Muslimu Ki Nazar May, p: 35.
8. M.A. Shrīvastav, HaḌrat Muhammad (S.A.W) in Bhartīya Dharm Garanth, p: 30
9. Al-Aazmi, Muhammad (S.A.W) Hindu Kitabo May, p: 66

10. Dhakīr Naīk, Islam Aur Hīndu-Mat: Aīk Takablī Mutal ʿīa, p: 23
11. Al-Aazmī, Muhammad (S.A.W) Hīndu Kītabo May, p: 102
12. Aydan, p: 103
13. Aydan,
14. Dhakīr Naīk, Islam Aur Hīndu-Mat: Aīk Takablī Mutal ʿīa, p: 25
15. Al-Fīl, 105: 1-5
16. Al-Baqra, 2: 173
17. Al-Maīda, 5: 3
18. Al-Naħal, 16:115
19. Al-Aazmī, Muhammad (S.A.W) Hīndu Kītabo May, p: 62
20. AyḌan
21. AyḌan, p: 63
22. Ibrahīm, 14: 35